سوال

(48) کیا (ضأن) کی قربانی جائز ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(ضأن) کا اطلاق صرف دنبہ پر ہوتا ہے یا بھیڑ و دنبہ دونوں پر؟ اور قربانی اس بھیڑ کی جو کہ ایک سال سے کم ہو، مگر چھ مہینہ سے زیادہ کا ہو، جائز ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

دنبہ و بھیڑ ایک جنس ہے اور اطلاق (ضأن) کا دنبہ و بھیڑ دونوں پر صحیح ہے۔

قال فی لسان العرب: (ضأن من الغنم ذو الصوب) انتھی (لسان العرب، ۳۱ ۲۵۷)

ضان اون والی بھیڑ میں سے ہے۔ ختم شد

وفی مصباح المنیر: (الضأن ذوات الصوف من الغنم) انتھی (المصابح المنیر، ۲ ۳۶۵)

ضان اون والی بھیڑ میں سے ہے۔ ختم شد

پس ذو صوف ہونے میں دونوں مشترک ہیں، دونوں سے اشیاء پشمینہ تیار ہوتی ہے اور جس طرح سے دنبہ چھ ماہ کے بعد جوان ہو جاتا ہے قابل جفت کھانے کے، ویسا ہی بھیڑ بھی چھ ماہ کے بعد جوان ہو جاتا ہے۔ ہم نے خود بھیڑ والوں سے دریافت کیا ہے کہ بھیڑ کتنی مدت میں جوان ہو جاتا ہے تو معلوم ہوا کہ چھ ماہ کے بعد جوان ہو جاتا ہے۔ پس اس امر میں بھی دونوں مشترک ہیں۔ پس بھیڑ کو جنس دنبہ سے الگ مان کر بھیڑ کو ضأن میں داخل نہیں کرنا اور دنبہ کو داخل کرنا خلاف تفسیر اہل لغت ہے۔ اور مؤلف منح الغفار کا یہ لکھنا کہ پس ضأن وہی ہے کہ (مالہ إلیۃ) (جس کا کولھا ہے) یعنی دنبہ ہی ضأن النقایہ میں اور طحاوی اور شامی نے حاشیہ در المختار میں، اور صاحب مجالس الابرار نے تبعاً لمؤلف منح الغفار لکھ دیا، یہ قابل حجت نہیں ہے، جب تک لغت یا شرع سے اس کا ثبوت نہ دیں۔ اس لیے یہ قید ''مالہ إلیۃ'' محض بے دلیل ہے۔ بلکہ دنبہ و بھیڑ ایک ہی جنس ہے اور دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔ واللہ اعلم۔

اور قربانی دنبہ یا بھیڑ کی جو کہ ایک سال سے کم کا ہو، مگر چھ مہینہ سے زیادہ کا ہو اور جوان ہو کر مادہ پر جفت کھانے کے لیے صلاحیت رکھتا ہو، جائز و درست ہے۔

صحیح مسلم و سنن ابی داود و نسائی و ابن ماجہ میں ہے:

''عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : لَا تَذْبَحُوا إِلَّا مُسِنَّةً إِلَّا أَنْ يَعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوا جَذَعَةً مِنَ الضَّأْنِ '' (صحیح مسلم ، رقم الحدیث (١٩٦٣) سنن أبي داود، رقم الحدیث (٢٧٩٧) سنن النسائی، رقم الحدیث (٤٣٧٨) سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث (١٤١٣)

''جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : مسنہ سے کم کو ذبح نہ کروالا یہ کہ تمہارے لیے دشواری پیش آرہی ہو تو ضان یعنی بھیڑ یا دنبہ میں سے ایک جذعہ کو ذبح کرسکتے ہو۔ ''

اور مسند احمد و ترمذی میں ہے :

'' عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ : نِعْمَ أَوْ نِعْمَتِ الْأُضْحِيَةُ الْجَذَعُ مِنَ الضَّأْنِ '' (مسند أحمد (٢/٤٤٤) سنن الترمذي، رقم الحدیث (١٤٩٩) اس کی سند ضعیف ہے۔

''ابوہریرہ کے واسطے سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے ہوئے سنا : کیا ہی اچھی قربانی ضان (بھیڑ یا دنبہ) میں سے چھوٹے بچے کی ہے۔ ''

اور مسند احمد و ابن ماجہ میں ہے :

''عَنْ أُمِّ بِلَالٍ بِنْتِ هِلَالٍ عَنْ أَبِيهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ : يَجُوزُ الْجَذَعُ مِنَ الضَّأْنِ أُضْحِيَةً '' (مسند احمد (٦/٣٦٨) سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث ٣١٣٩)

''ام بلال بنت ہلال کے واسطے سے جو اپنے والد سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : ضان (بھیڑ یا دنبہ) میں سے جذع کی قربانی جائز ہے۔ ''

اور ابوداود و ابن ماجہ میں ہے :

''عَنْ مُجَاشِعٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ : إِنَّ الْجَذَعَ يُوفِي مِمَّا تُوفِي مِنْهُ الثَّنِيَّةُ '' (سنن أبي داود، رقم الحدیث (٢٧٩٩) سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث : ٣١٤٠)

''مجاشع سے روایت ہے کہ نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے : جذع کافی ہے ، جیسا کہ دو دانتا کافی ہے۔ ''

اور نسائی میں ہے :

''عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ : ضَحَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِجَذَعٍ مِنَ الضَّأْنِ '' (سنن النسائی، رقم الحدیث : ٤٣٨٢)

''عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا : ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ضان کے جذع کی قربانی کی۔ ''

اور کشاف القناع (صفحہ ٦٣٥) جو بڑی معتمد کتاب فقہ الحنابلۃ میں ہے، اس میں مرقوم ہے :

'' ولا يجزئ في الأضحية وكذا دم تمتع نحوه إلا الجذع من الضأن، وهو ماله ستة أشهر، ويدل لإجزائه ما روت أم بلال بنت هلال عن أبيها أن رسول الله ﷺ قال : تجزئ الجذع من الضأن أضحية، رواه ابن ماجه، والهدي مثله، والفرق بين جذع الضأن والمعز أن جذع الضأن ينزو فيلقح بخلاف الجذع من المعز، قاله إبراهيم الحربي، ويعرف كونه أجذع بنوم الصوف على ظهره، قال الخرقي : سمعت أبي يقول : سألت بعض أهل البادية : كيف يعرفون الضأن إذا أجذع؟ قالوا : لا تزال الصوفة قائمة على ظهره ما دام حملا، فإذا نامت الصوفة على ظهره علم أنه أجذع '' (كشاف القناع للبهوتي : ٢/٥٣١)

''اور قربانی میں جائز نہیں ہے اور اسی طرح تمتع کے دم میں سوائے ضان کے جذع کے اور یہ وہ ہے جو چھے ماہ کا ہو۔ اس کے جواز کی دلیل ام بلال بنت ہلال کی وہ روایت ہے جو وہ اپنے والد سے بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : ضان کے جذع کی قربانی جائز ہے۔ اس کی روایت ابن ماجہ نے کی ہے۔ اور ہدی بھی اسی کے مثل ہے۔ ضان کے جذع اور معز میں فرق یہ ہے کہ ضان کا جذع جفتی کرتا ہے اور حاملہ بناتا ہے، بخلاف معز کے جذع کے۔ یہ قول ابراہیم حربی کا ہے۔ اس بچے کی بلوغت کی پہچان اس کی پیٹھ پر اون کے بیٹھ

جانے سے ہوگی۔ خرقی نے کہا ہے : میں نے اپنے والد کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے اہل بادیہ میں سے کسی سے پوچھا : ضان یعنی بھیڑ یا دنبے کے بارے میں کیسے پتا لگاتے ہو کہ وہ بالغ ہوگیا ہے ؟ ان لوگوں نے کہا کہ جب تک اون اس کی پیٹھ پر رہتا ہے ، پھر جب یہی اون اس کی پیٹھ پر بیٹھ جائے تو معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ جذع ہوگیا۔''

اور کتاب منتهى الارادات (صفحه ۷۰۹) میں ہے :

'' (ولا يجزئ) في هدي واجب ولا أضحية (دون جذع ضأن) وهو (ماله ستة أشهر) كوامل، لحديث : يجزئ الجذع من الضأن أضحية، رواه ابن ماجه، والهدي مثلها، ويعرف بنوم الصوف على ظهره، قاله الخرقي عن أبيه عن أهل البادية'' (شرح منتهى الارادات : ۱/۶۰۲)

''واجب ہدی اور قربانی میں ضان کے جذع سے کم جانور کفایت نہیں کرتا، جو پورے چھے ماہ کا ہو، کیونکہ حدیث میں ہے : ضان کا جذعہ قربانی میں کافی ہے ۔ ہدی بھی اسی طرح ہے ۔ جذع کی پہچان اس کی پیٹھ پر اون کے بیٹھ جانے سے ہوتی ہے، جیسے خرقی نے اپنے والد کے واسطے سے دیہات والوں سے ذکر کیا ہے ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ مقالات، وفتاویٰ

صفحہ نمبر 262

محدث فتویٰ